Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

فون ۹۴۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ جمعہ نمبر
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۵ صفر ۱۳۹۳ھ ۲۱ امان ۱۳۵۲ ہش ۲۱ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۰ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۲۰ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ کل دن بھر سر درد کی تکلیف رہی۔ آج ضعف ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ ۱۸ مارچ۔ بروز اتوار شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کا تیسرا اجلاس ساڑھے چار بجے شام ایوانِ محمود کے لان میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی نے "پیکر صدق و صفا حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ" کے زیرِ عنوان اپنا ایک اہم اور پُر مغز مقالہ پیش فرمایا۔ صدارت کے فرائض محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے سر انجام دیئے۔ مقامی احباب غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ متعدد دوست بیرونی جماعتوں سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم عبدالسلام صاحب طاہر نے کی۔ بعد ازاں عزیز مشہود الحق صاحب (ابن محترم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔

صاحب صدر نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی بلند پایہ بزرگ شخصیت اور آپکی دینی خدمات کا مختصراً ذکر کرنے کے بعد محترم مقالہ نگار کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ آپ حیدر آباد دکن کی ایک معروف ہستی ہیں جنہیں وہاں پر دینی، سیاسی اور ملّی خدمات کی خاص توفیق حاصل ہوئی ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے

تحریک دُعائے خاص

راولپنڈی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم سید داؤد احمد صاحب تاحال بہت بیمار ہیں اور ابھی حالت پہلے جیسی ہی ہے

محترم میر صاحب سلسلہ کے مخلص اور انتھک خدام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ احباب نہایت درد و الحاح اور خاص توجہ کے ساتھ دُعا کریں کہ شافی مطلق اپنے خاص فضل سے آپکو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حقیقی توحید کامل طور پر اگر کسی مذہب میں پائی جاتی ہے تو وہ صرف اسلام ہے

توحید کا ابتدائی مقام یہ ہے کہ انسان خدا کی محبّت و اطاعت میں محو ہو جائے

ایک یہودی نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہودیوں میں بھی توحید موجود ہے۔ اسلام اِس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟ اِسی پر حضورؑ نے فرمایا:۔

"یہودیوں میں توحید تو نہیں ہے۔ ہاں قشر التوحید بے شک ہے اور نرا قشر کسی کام نہیں آسکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں۔ بغیر انکے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی کہہ دینا کافی نہیں یہ تو شیطان بھی کہہ دیتا ہے۔ جب تک عملی طور پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو، کچھ نہیں۔ یہودیوں میں یہ بات کہاں ہے؟ آپ ہی بتاویں۔ توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہ ہو۔ اور کوئی فعل اُس کا اللہ تعالیٰ کی محبّت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبّت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اِسی واسطے اسکے معنے یہ ہیں لا معبود لی ولا محبوب لی ولا مطاع لی الا اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے اور نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یاد رکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک شرک جلی کہلاتا ہے دوسرا شرک خفی۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بُت پرست لوگ بتوں، درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شئے کی تعظیم اسی طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہیئے۔ یا کسی شئے سے اللہ تعالیٰ کی طرح محبّت کرے یا اس سے خوف کرے یا اس پر توکّل کرے۔

اب غور کرکے دیکھ لو کہ یہ حقیقت کامل طور پر کیا توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے؟ یہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کے دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جاوے، ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۴، ۱۱۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر احمدی مرد و عورت کے خداداد قویٰ کی پوری طرح نشوونما ہو

ربوہ کے مکینوں کی صحت کو اچھا رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں دیکھنے والے کو باغات زیادہ اور آبادی کم نظر آئے

ربوہ غلبۂ اسلام کی مہم کا مرکزی نقطہ ہے اور اس سے پختہ تعلق کے اظہار اور خلیفۂ وقت کی باتوں کو سننے کیلئے یہاں بڑی کثرت سے آنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم فتح ۱۳۵۱ہش (مطابق یکم دسمبر ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

گذشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہفتہ کے دن شام کو عصر کی نماز کے بعد ربوہ میں کام کرنے والے پیشہ ور اطباء اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر وغیرہ مجھے ملیں۔ اندازہ سے زیادہ ان اطباء کی تعداد تھی اور جو کام اس دن ان کے سپرد کیا گیا تھا وہ تو انہوں نے تندہی سے کیا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ سارے ربوہ کا جائزہ لیں کہ ربوہ میں کتنے دوست مریض ہیں اور کس قسم کے مرض میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ اس

ابتدائی رپورٹ

کیلئے وہ مختلف وفود کی شکل میں کام کرتے رہے ممکن ہے بعض گھر رہ گئے ہوں لیکن انہوں نے حتی المقدور کوشش کی کہ ہر گھر پہ پہنچیں اور مطلوبہ معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ میرے پاس انکی جو رپورٹ آئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان دنوں ربوہ میں ۱۶۳۲ مریض تھے جن میں سے ۹۰۳ انفلوئنزا کے مریض اور ۳۹ ملیریا کے مریض اور ۶۳ پیچش کے اور ۵۲۷ دیگر مختلف امراض میں مبتلا تھے۔ تاہم بہت سے انفلوئنزا کے مریض صحت یاب ہو چکے تھے۔ الحمد للہ۔ اس رپورٹ سے جو چیز نمایاں طور پر میرے سامنے آئی اور میرے لئے پریشانی کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ انکی رپورٹ کے مطابق بہت سے ایسے مریض ہیں اور تھے کہ جنہیں علاج نصیب نہیں ہوا۔ بعض مریض ایسے تھے کہ جنکے پاس ڈاکٹر بوجہ دور ہونے کے جا نہیں سکے اور انکے خیال کے مطابق (گو یہ ماننے والی بات نہیں لیکن بہرحال انکی رپورٹ ہے کہ) بعض ایسے مریض بھی تھے کہ جو اپنی غربت کی وجہ سے علاج نہیں کروا سکے۔

ہم نے محلہ وار صدر صاحبان اور انکی مجالس عاملہ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ایک صدر عمومی ہیں یہ انکے فرائض میں سے ہے کہ وہ محلہ کے رہنے والوں کی ضرورتوں کا خیال رکھیں اور

ایک بڑی ضرورت

(احساس کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں سب سے بڑی ضرورت) یہ ہے کہ کسی گھر میں اگر کوئی بیمار ہے تو اس کا علاج تسلی بخش طور پہ ہونا چاہیئے۔ خصوصاً ہمارے ربوہ کے وہ محلے جو ربوہ کی مشرقی سرحد دل پہ ہیں۔ انکے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اپنا علاج نہیں کروا سکتے۔ مثلاً الف محلہ جو پہاڑیوں کے دامن میں ہے اور دارالعلوم میں تو ہمارے غریبانہ معیار کے مطابق اکثر کھاتے پیتے لوگ ہیں۔ تاہم الف محلہ کچھ غریب محلہ ہے۔ میں نے مجلس صحت کے کام کے معائنہ کے لئے بھی ان محلوں کو دیکھا ہے۔ الف محلے میں پانی کھارا ہے جو صحت کیلئے اچھا نہیں۔ جس دن میں نے معائنہ کیا اس دن ہنستی ہنستی ہیں اور مسکراتے ہوئے میں نے انکے دل کو مضبوط کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان کیلئے پانی کا جلد انتظام ہونا چاہیئے۔

وہیں باتوں باتوں میں دو چیزیں میرے ذہن میں آئیں۔ ایک کا تو میں نے وہاں اظہار کیا تھا کہ جو ساتھ کی پہاڑیاں ہیں اُن میں بعض ایسی پہاڑیاں بھی ہیں جہاں بارش کا پانی اکٹھا ہو کر جب نیچے بہتا ہے تو بعض دفعہ نقصان بھی پہنچاتا ہے۔ میں نے کہا تھا ایسی جگہ کا سروے کرکے مجھے بتاؤ تاکہ وہاں بند باندھ دیا جائے جس میں بارش کا پانی اکٹھا ہو جائیگا۔ اس بند کیوجہ سے پانی نیچے جذب ہوگا جس کے نتیجہ میں اس محلہ کے نلکوں کا پانی اچھا ہو جائے گا۔ دوسرے جو پانی اکٹھا ہو کر بہتا ہے اور نقصان پہنچاتا ہے۔ اس سے ایک حد تک حفاظت بھی ہو جائیگی اور پھر وہاں جو کھلی جگہیں ہیں وہاں درخت وغیرہ بھی کوئی نہیں۔ کئی لوگوں نے اپنے گھروں میں تو درخت لگا رکھے ہیں لیکن باہر سڑکوں اور کھلی جگہوں پہ درخت نہیں ہیں حالانکہ درخت صحت کیلئے ضروری ہیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے درخت لگانے پر اُسوقت زور دیا تھا جب کہ ابھی سائنس نے

ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس

کی دریافت نہیں کی تھی۔ درخت آکسیجن گیس جو ہماری ضرورت کی چیز ہے اُس کو دن کے وقت باہر نکالتا ہے۔ اور جو ہماری ضرورت کی گیس نہیں یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ اُسکو وہ حاصل کرتا ہے۔ اسکے علاوہ صحت قائم رکھنے کیلئے بہت سارے کام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے درختوں کے سپرد کئے ہوئے ہیں مثلاً یوکلپٹس کا درخت ہے۔ ملیریا کو دور کرنے کیلئے، میرے اندازے کے مطابق یہ اس سے زیادہ کام کرتا ہے جتنا ہماری حکومت کا محکمہ انسداد ملیریا کام کر رہا ہے۔ یہ مچھر مارتا ہے اور اسکے جو پتے ہیں ان سے تیل نکالتے ہیں جو نزلے اور انفلوئنزا کی بیماریوں کے علاج کیلئے مختلف شکلوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ہومیو پیتھی کی شکل میں بھی اور ایلوپیتھی کی شکل میں بھی۔ طب یونانی کے متبع تو مجھے علم نہیں کہ وہ اس کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں میرا خیال ہے وہ بھی اب اس کا استعمال کرنے لگ گئے ہونگے۔

غرض یہ بڑا مفید درخت ہے۔ اسکی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کلّر یعنی شور (جو ربوہ میں پہلے زیادہ تھا اور اب بھی کہیں کہیں نظر آیا کرتا ہے) اسکی غذا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے اسکو یہ عقل دی ہے اور اسے یہ الہام کیا ہے کہ اگر نچلی زمین سخت ہو اور اسکی جڑیں نیچے زمین میں نہ جا سکیں تو اسکو کہا ہے کہ اپنی صحت مند زندگی کیلئے اپنی جڑوں کو سطح زمین کے اوپر پھیلا دو۔ حالانکہ عام درخت ایسا نہیں کرتے۔ اور اسی لئے بعض لوگوں نے ایک عام اصول بنایا ہوا ہے کہ درخت جتنا بلند ہوگا اتنی ہی اسکی جڑ نیچے زمین میں جاتی ہے یہ بھی صحیح ہے لیکن اگر یوکلپٹس کو اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو یہ ربوہ میں نہ لگ سکتا۔ میں نے کالج میں شروع میں کئی قسم کے درخت لگوائے تھے اکثر مرگئے جو اُن میں سے بچے ان میں اکثر

یوکلپٹس کے پودے

تھے۔ میں نے پھر ایک وقت میں مشاہدہ کیا کہ یہ درخت جڑیں گہرائی میں لے جانے کی بجائے سطح زمین پہ جڑیں پھیلا دیتا ہے۔ اور ہمارا یہ بھی مشاہدہ تھا کہ اس علاقے میں خصوصاً اور ربوہ میں عموماً ہماری زمین میں ۲-۳ فٹ کے بعد ایک تہ آتی ہے جو بڑی سخت ہوتی ہے اور بعض جگہ وہ دو فٹ کی اور بعض جگہ چار فٹ کی ہے۔ پھر دس بارہ فٹ کے بعد ایک اور تہ آتی ہے اور وہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی محنت ہوتی ہے۔ اکثر دوست جنہوں نے درخت لگائے اور انہیں اللہ تعالیٰ نے مشاہدہ کی توفیق اور طاقت بخشی ہے انہوں نے دیکھا ہوگا کہ چنگا بھلا درخت تھا صبح کو اٹھے تو وہ مرجھایا ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب تک اس کی جڑیں نیچے جا کر اپنی غذا لیتی ہیں اور اس کو کوئی صدمہ نہیں پہنچتا اسے طبعی نشوونما ملتی رہتی ہے اور جس وقت رات کے کسی حصہ میں اس کی جڑوں نے سخت زمین کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن داخل نہ ہو سکیں تو جس طرح انسانوں کا ہارٹ فیل (HEART FAIL) ہو جاتا ہے درختوں کا بھی فیل ہو جاتا ہے یعنی گو اس کا دل انسان کی طرح تو نہیں ہوتا لیکن اُسے ایک ایسا صدمہ پہنچتا ہے کہ اس کی زندگی صدمہ کو برداشت نہیں کر سکتی اور درخت مر جاتا ہے۔ میں نے خود یہ مشاہدہ کیا ہے۔ ایک درخت رات کو ٹھیک تھا۔ صبح دیکھا تو مرا ہوا تھا۔

پس یوکلپٹس ایسے درختوں میں سے نہیں۔ وہ اس صدمہ کو سہہ بھی لیتا ہے اور پھر اس کی جڑیں، اگر نیچے زمین سخت ہو تو اوپر پھیلنے لگ جاتی ہیں میں نے شروع شروع میں کالج میں درخت لگوائے ایک درخت دوسرے تیسرے سال میں کوئی ۲۵ فٹ بڑا ہوا تو پاس ہی ایک جگہ خالی پڑی تھی مجھے خیال آیا کہ وہاں درخت لگوا دوں وہاں درخت لگوانے کے لئے گڑھا کھدوایا تو یوکلپٹس کی جڑیں وہاں تک پہنچی ہوئی تھیں کیونکہ وہ جگہ ۲۵ فٹ کے اسی دائرہ کے اندر تھی جس میں یوکلپٹس بھی لگا ہوا تھا یہ شور اور کلر کو کھاتا ہے۔

میں نے خود دیکھا ہے

کہ بعض دفعہ اس کے پتوں کو ہاتھ لگا کر دیکھیں تو شور کے باریک باریک ذرے پتوں کے اوپر چپے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ شور کھاتا ہے۔ کچھ ہضم کر لیتا ہے اور کچھ باہر نکال دیتا ہے جو باہر پتوں پہ باریک ذروں کی شکل میں جم جاتا ہے۔ پس کلّر ایک لحاظ سے یوکلپٹس کی غذا بھی ہے۔ اور یہ اسے دور بھی کرتا ہے۔ اس لئے ربوہ میں جو خراب زمین ہے اس میں یوکلپٹس کا درخت بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔

بہاولپور کی طرف ایک بہت بڑا علاقہ تھا۔ جہاں کوئی درخت نہیں اُگتا تھا۔ دس پندرہ سال پہلے کی بات ہے اس وقت کی حکومت نے مشورہ کے لئے آسٹریلیا سے ماہرین منگوائے اور لاکھوں روپیہ ان پر خرچ کیا۔ وہ یہاں چھ مہینے یا سال رہے اور بیس لاکھ روپیہ خرچ کر دیا۔ اور دو سطروں میں اپنی رپورٹ لکھ کر چلے گئے کہ یہاں یوکلپٹس کے سوا اور کوئی درخت نہیں لگ سکتا۔ انہی دنوں محکمہ زراعت کے ایک بڑے افسر جو میرے واقف تھے وہ مجھے ملنے کے لئے آئے تو میں نے چونکہ یوکلپٹس کے متعلق تجربہ کیا ہوا تھا۔ میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے خواہ مخواہ آسٹریلیا والوں کو تکلیف دی۔ مجھ سے پوچھ لیتے کیونکہ میرا بھی مشاہدہ ہے کہ جو حالات انہوں نے بتائے ان میں ایسی جگہوں پر یوکلپٹس ہی لگ سکتا ہے اور کوئی درخت پورا صحت مند نہیں رہ سکتا۔

پس جہاں تک الف محلے کی زمین کا تعلق ہے (بعض دوسرے محلوں کی زمین بھی اسی قسم کی ہے) اس میں یوکلپٹس کے درخت لگنے چاہئیں اگر اس محلے کے مکینوں کی صحت کو ہم نے بحال رکھنا ہے اور ان کو قومی امین بنانے کی کوشش کرنی ہے تو پھر

ہماری یہ اجتماعی ذمہ داری ہے

کہ ان کی صحت ایسی ہو جس کا قرآن نے بڑے حسین پیرایہ میں دو لفظوں میں ذکر فرمایا ہے کہ جس نے کام کرنا ہو اور کامیاب ہونا ہو سے قوی بھی ہونا چاہیئے اور امین بھی ہونا چاہیئے۔

پس اگر ہم نے یہ امید رکھنی ہو کہ ہر احمدی اس عظیم ذمہ داری کو اٹھانے اور نبا ہنے کے قابل ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کی خاطر اس کے کندھوں پر ڈالی ہے تو یہ امید بھی پوری ہو سکتی ہے کہ جب جماعت اجتماعی رنگ میں اور ہر احمدی کو انفرادی طور پہ جتنی اللہ تعالیٰ نے طاقت اور قوت بخشی ہے۔ اس کے مطابق اس کی انتہائی نشوونما ہو۔ اس وقت انسان پر انتہائی بوجھ ڈال دیا گیا ہے۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا کوئی کھیل تو نہیں ساری دنیا میں کسی مذہب کو غالب کرنا یہ صرف مسلمان پر فرض ہوا کیونکہ پہلے مذاہب تو ساری دنیا کے لئے تھے ہی نہیں چھوٹے چھوٹے شہروں کے لئے پھر علاقوں کے لئے اور پھر ملکوں کے لئے انبیاء آئے جیسے جیسے حالات بدلتے رہے اللہ تعالیٰ کی حکمت نے جو تقاضہ کیا وہ اسے پورا کرتے رہے لیکن

یہ ایک حقیقت ہے

کہ اسلام سے پہلے کوئی ایسی جماعت یا گروہ یا قوم نہیں گذری کہ جس کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ مذہب کو ساری دنیا میں پھیلائے اور غالب کرے یہ ذمہ داری امت مسلمہ پر پہلی اور آخری دفعہ ڈالی گئی اور اسی لئے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جو بنی نوع انسان کو بلند تر رفعتوں تک لے گئے۔ پس ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کریں۔ جس قوم کی اتنی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اس کے افراد کیا چھوٹے کیا بڑے کیا مرد اور کیا عورتیں صحت کے لحاظ سے سب زیادہ اچھے ہونے چاہئیں۔

پس اس محلے کے متعلق ایک تو میں نے یہ ہدایت کی ہے کہ وہاں تالاب نہیں لگے۔ اس اور اس طرح کے دوسرے کاموں کو ہم سب نے مل کر کرنا ہے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جماعت ہمارے لئے فلاں چیز بناوے۔ یہ بات غلط ہے۔ نہیں ہم نے ایا ہج تو نہیں بنانے اسی طرح جماعتی تنظیم کی طرف سے اگر کہہ دیا جائے کہ ہر محلہ خود کام کرے ہمیں کام کرنے کی کیا ضرورت ہے تو یہ بات بھی غلط ہے۔ کیونکہ جب میں نے یہ کہا تھا کہ میں اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں تو اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ

ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے

پس جو بات میں نے الف محلے کے دوستوں سے نہیں کہی تھی وہ اب میں سمجھتا ہوں کہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ اب پانی نکالنے والے بڑے اچھے پمپ پاکستان میں بھی بننے لگ گئے ہیں پیکو نے مونو بلاک کی شکل میں بڑے اچھے پمپ بنا لئے ہیں جو اچھی خاصی مقدار میں پانی باہر نکالتے ہیں ابھی پیچھے ہمارے بچوں کو زمین کے لئے پمپ کی ضرورت تھی انہوں سات انچ سکشن اور چھ انچ ڈلیوری والا پمپ ۲۵۰۰ روپے میں خریدا ہے میرا خیال ہے کہ ہم مشورہ کریں گے اور جائزہ لیں گے۔ اگر دو سکشن اور دو ڈلیوری کا مونو بلاک بنتا ہو تو یہ بڑا EFFICIENT (ایفی شینٹ) ہوتا ہے۔ یہ گیارہ سو روپے میں آجائے گا میرے ذہن میں یہ تھا کہ جب وہاں پانی کے لئے کافی مقدار میں انتظام ہو جائے گا اور سارے محلے کو سر سبز بنانے کے لئے جتنی محنت وہ محلہ کر سکتا ہے وہ تو اُن سے لی جائے جتنی محنت دوسرے بھائی وہاں پہنچ کر وقار عمل کے ذریعہ کر سکتے ہیں وہ کریں تالاب بن جائے پانی کو محفوظ کر لیں پانی کی زیادتی ہو جائے تو ملکوں کے پانی پیچھے ہو جائیں گے اور پھر اگرچہ وہ غریب محلہ ہے۔ لیکن وہاں کے دوست اپنے حالات کے مطابق پانی کے پمپ کے لئے پچاس روپے جمع کر سکتے ہوں تو پچاس روپے ان کو ضرور دینے چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس میں سے جتنا باقی رہ جائے گا وہ پھر جماعت کا کام ہے۔ اس کا ہم انتظام کریں گے وہاں تو ایک پمپ کی ضرورت ہے اور اسی طرح ابھی تک جو میرے علم میں بات آئی ہے (بعض جگہوں پر تو میں ابھی نہیں جا سکا) ہمارا دارالعلوم کالج اور ربوہ کے درمیان جو محلہ ہے وہ بڑا آباد ہو گیا ہے وہاں بھی نلکوں کا پانی ہے لیکن کہیں اچھا اور کہیں خراب ہے اگر اچھا پانی مل جائے تو ایک پمپ وہاں بھی لگانا پڑے گا۔ کیونکہ وہاں پر کافی کھلی جگہ موجود ہے اور اس محلہ کو بھی سرسبز بنا دیا جائے اگر صحتیں اچھی رکھنی ہیں تو ہمیں ہر محلے کو ایسا بنا دینا چاہیئے کہ دوسرے لوگ یہ کہیں کہ باغ زیادہ ہے اور آبادی کم ہے۔ (درختوں کے اندر مکانات چھپ جاتے ہیں) تاکہ ہماری اور ہمارے بچوں کی صحت ٹھیک رہے۔

جہاں تک الف محلہ کا تعلق ہے بہت سارے دوست دوری کی وجہ سے ہسپتال پہنچ ہی نہیں سکتے کئی ایسے خاندان ہیں جن کے مرد باہر کماتے ہیں صرف ان کے بیوی بچے یہاں ہیں ایسے حالات ہو سکتے ہیں۔ یہ محلہ کے پریذیڈنٹ کا فرض تھا کہ یا خود انتظام کرتا یا ہمیں بتاتا اور ہم انتظام کرتے بہرحال اس کا انتظام ہونا چاہیئے اس کے لئے محلے کی مجلس عاملہ سر جوڑے اور سوچے کہ کیوں کوئی ایسا خاندان بھی ایسا ہے جس کے بیمار افراد کا علاج نہیں ہو سکا۔ اور یہ ایک بڑی غلط بات ہے کہ دوست باہم مشورہ نہیں کرتے

مشورہ کرنا فرض ہے

مشورہ لینے کے بعد فیصلہ کرنا چاہیئے اس کے لئے اسلام نے دنیا کے طریقوں سے ایک بہتر طریقہ بنایا ہے لیکن مشورہ کرنا افضل قرار دیا ہے۔ اس لئے الف محلے کی مجلس عاملہ کو چاہیئے کہ سارے محلے کو اور سارے محلے میں جتنی مسجدیں ہیں (بڑا پھیلا ہوا محلہ ہے میرے خیال میں کم از کم وہاں ۳ مسجدیں ہیں) ہر مسجد میں قریب کے دوستوں کو بلا کر پوچھیں کیوں تمہارا علاج نہیں ہو سکا۔ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اور پھر وہ اپنی رپورٹ، سارے ربوہ کی جو مجلس عاملہ ہے جس کا صدر، صدر عمومی کہلاتا ہے اس مجلس میں وہ پیش ہو پھر وہ سوچیں پھر اسی طرح دوسرے محلوں کا جائزہ لیں۔ جانتے بوجھتے ہوئے بعض خاندانوں میں کسی مریض کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ صدر عمومی کی مجموعی رپورٹ آنے پر پھر ہم خود بھی غور کریں گے یا ہم کسی ڈاکٹر کی ڈیوٹی لگائیں گے کہ وہ ہر روز یا ضرورت کے مطابق دوسرے دن یا ہفتہ میں دو بار یا ہفتہ میں ایک بار مقررہ وقت پر مریض کو دیکھنے کے لئے جایا کرے اور ان سے ملے اور ان کا علاج کیا کرے

آج ہمارے ملک میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہر مریض کو میسر آ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ملک کی آبادی زیادہ ہے۔ اور ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اس مسئلے کو ہمارا ملک کس طرح حل کرے گا۔ یہ تو وہ جانیں جنہیں اس وقت سیاسی اقتدار حاصل ہے لیکن ہمیں اپنا تو کوئی نہ کوئی طریق معلوم کرنا ہی چاہیئے۔ چین میں ہمارے ملک کی نسبت یہ مسئلہ زیادہ اہمیت کا حامل تھا۔ ستر کروڑ کی آبادی اور ایم بی بی ایس معیار کا ڈاکٹر اس سے بھی تھوڑی تعداد میں تھا جتنا اس وقت پاکستان میں ہے۔ اس واسطے انہوں نے اپنے لئے ایک طریق ایجاد کیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اسکی نقل کرنی چاہیئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تم عملی قدم اٹھاؤ اور جو تمہارا مسئلہ ہے اپنے حالات کے مطابق اسکو حل کرو اسکو

اسلام کی اصطلاح میں

عمل صالح کہتے ہیں۔ یعنی ایسا نیک کام جو حالات کے مطابق اور ضرورت کے مطابق کیا جاتا ہے انہوں نے یعنی چینیوں نے شروع میں یہ کہا (آج کل ان کا یہ منصوبہ چل رہا ہے) کہ دسویں بلکہ آٹھویں پاس ذہین طالب علموں کو تین مہینے کا کورس یا چھ مہینے کا کورس پڑھا کر ایک قسم کا ڈاکٹر بنا دیا اور پھر انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کیا کہ ایک علاقہ منتخب کیا اور وہاں ماہرین دس دس پندرہ پندرہ دن کے لئے بھیجے اور کہا پتہ کرو بیماریاں یہاں کیا ہیں؟ انہوں نے رپورٹ کی مثلاً ملیریا ہے یا پیچش ہے اور زیادہ سے زیادہ چار پانچ بیماریاں ہیں۔ جو عام طور پر ہوتی ہیں۔ یعنی بیماریوں کا نوے فیصد ان بیماریوں پر مشتمل دس فی صد یا اس سے بھی کم اور قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ انہوں نے آٹھویں یا دسویں جماعت میں طالب علموں کو چار پانچ بیماریوں کے متعلق پورا علم سکھا دیا۔ بلکہ ان کو زبانی طور پر رٹا دیا کہ اگر کسی کو ملیریا بخار ہو اور اسکی یہ یہ علامتیں ہوں تو یہ یہ علاج کرنا ہے اور انفلوئنزا کی یہ علامتیں ہوتی ہیں انہیں یہ علاج کرنا ہے یا اگر کسی کو پیچش ہو تو انہیں دیکھنا ہے خونی پیچش ہے یا بلغمی ہے۔ قبض والی ہے یا بدہضمی کی وجہ سے پیچش آ رہی ہے اس کے مطابق علاج کرنا ہے۔ چنانچہ ان بیماریوں کے متعلق پندرہ بیس نسخے سکھا کر ان کو مختلف جگہوں پر لگا دیا۔ اور ساتھ یہ بھی کہا کہ جب کسی مریض کی بیماری کی تشخیص میں الجھن ہو تو ہمیں اطلاع دو ہم اس کو کسی ہسپتال لے جائیں گے۔

غرض یہ وہ طریق تھا جس کو اختیار کر کے انہوں نے بیماریوں پر قابو پا لیا ہم نے ان کی نقل نہیں کرنی ہم نے اپنے حالات کے مطابق اس سلسلہ میں ایک اور عمل صالح بجا لانا ہے۔ اور وہ اس طرح ہو گا کہ آپ باہمی طور پر

ایک دوسرے سے مشورہ کریں

کچھ ڈاکٹروں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں۔ کچھ بیماریوں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں کچھ دواؤں کے متعلق تعصب ہوتے ہیں۔ ان کو ذہن سے نکالنا پڑے گا اور ہر احمدی کی صحت کو حتی المقدور (یعنی جتنی خدا نے ہمیں طاقت دی ہے اور سامان دے رکھے ہیں) بہتر رکھنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے وہ ذمہ واری نباہی ہے جو سخت ترین ہے اور ان پر، ہاں صرف ان پر ڈالی گئی ہے تو پھر ہمیں اپنے حالات کے مطابق سوچنا اور عملی قدم اٹھانا پڑے گا۔ چین کے حالات ہمارے حالات سے مختلف ہیں اس واسطے ہم چین کی نقل نہیں کر سکتے نہ صرف ہمارے حالات ان سے مختلف ہیں بلکہ ہماری عقلیں بھی ان سے مختلف ہیں جو صحیح رنگ میں احمدی ہیں (دنیاداروں کے مقابلہ میں ان کی فراست زیادہ ہونی چاہیئے گو عام طور پر اب بھی ہے لیکن جہاں کمزوری ہے اس کمزوری کو دور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تھوڑی جگہ کمزوری ہوتی ہے اور بہت جگہ نقصان پہنچاتی ہے مثلاً کسی گھر کی بنیاد میں دو فٹ کمزوری آ جائے تو وہ ساری دیوار خراب ہو جائے گی خواہ وہ دیوار کتنی پختہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس کمزوری کو تھوڑا سمجھ کر یا اسے تھوڑا دیکھ کر خاموش نہیں ہونا چاہیئے یہ ایک کمزوری ہے کہ بعض دوستوں کا پوری طرح علاج نہیں ہو پایا۔ یہ ایک کمزوری ہے کہ صحت قائم نہیں رکھی جا سکی۔ اس کے نتیجہ میں اور بہت کچھ سامنے آئے گا۔ مثلاً

متوازن غذا کا مسئلہ

ہے۔ غذا کے ہضم کرنے کا مسئلہ ہے اور اخلاقی صحت کے قیام کے لئے بہت کچھ کرنے کا مسئلہ ہے وہ آہستہ آہستہ اب بھی حل ہو رہا ہے لیکن زیادہ وسعت کے ساتھ ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جو احمدی ناتجربہ کار ہے اور ان کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے اور اس وقت ناتجربہ کار احمدی سے میری مراد وہ احمدی ہے جو احمدی کے گھر میں پیدا ہوا اور ماں کے پیٹ سے کوئی تجربہ لیکر نہیں آیا وہ ناتجربہ کار ہے اس کے تجربہ حاصل کرنے کے سامان آپ نے مہیا کرنے ہیں۔ پس ہمارے کام میں ایک وسعت پیدا ہو رہی ہے ہمارے مسائل بدل رہے ہیں۔ دس سال پہلے جو ہمارے مسائل تھے وہ اب نہیں رہے۔ اندرونی تربیت کے لحاظ سے بھی اور بیرونی تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کے لحاظ سے بھی پہلے جو ہمارے مسائل تھے وہ اب بدل چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہرحال اس وقت تو میں ابتدائی طور پر جسمانی قویٰ کی بحالی اور ان کو کمال تک پہنچانے کا انتظام اور کمال نشوونما پر قائم رکھنے کے انتظامات کی ایک شق کے متعلق بات کر رہا ہوں جہاں تک پانی کا تعلق ہے اس کی فراہمی کا مسئلہ فوری توجہ چاہتا ہے۔ تاہم جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ کام سردست مشکل ہے۔ لیکن ایک کام آپ کو کرنا چاہیئے اور وہ آپ کر سکتے ہیں۔ وہ پانی کو ابال کر استعمال کرنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ پانی اُبال کر پئیں تو آپ ہمارے ملک کی آدھی بیماریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ ربوہ میں پیچش کی بیماری عام ہے۔ پیچش کے ساتھ ملتی جلتی بعض اور بیماریاں ہیں یہ مہلک تو نہیں لیکن کبھی اسہال اور کبھی قبض کی شکل میں بہرحال کمزور کرنے والی بیماری ہے۔ پس اس قسم کی بیماریوں جن کا معدہ اور انتڑیوں کے ساتھ تعلق ہے اور پھر بالواسطہ جگر کے ساتھ تعلق ہے جس کا کام ہضم میں مدد کرنا ہے ان پر اس کا اثر پڑتا ہے چنانچہ اُبلا ہوا پانی پینے سے انسان ان بیماریوں سے بچ جائے گا۔ میرا تو دل کرتا ہے کہ ثواب کی خاطر خود مثلاً الف محلے میں پندرہ بیس دن بلکہ مہینہ تک خدا تعالیٰ مجھے طاقت دے اور کچھ رضاکار میرے ساتھ تعاون کریں تو میں دیگوں میں پانی اُبال کر مختلف جگہوں پر رکھ دوں اور یہ ابلا ہوا پانی گھروں میں سپلائی کر دوں۔ ممکن ہے بعض گھر اس طرح ابال نہ سکیں بہت ساری وجوہات کی وجہ سے جن کی تفصیل میں جانے کی تو اس وقت ضرورت نہیں۔

پس اس وقت تو دارالعلوم اور الف محلہ کے صدر صاحبان اور ان کی مجلس عاملہ اور تمام اہلِ محلہ کے مشورہ کے ساتھ زیادہ تفصیلی رپورٹ مع مشورہ جات کہ اس تکلیف کا کس طرح ازالہ کیا جا سکتا ہے ان مشورہ کے ساتھ ربوہ کی مجلس عاملہ کو پیش کریں۔ اور پھر وہ ہمارے پاس بھجوائے مجلس صحت کے کنوینر الف محلہ اور دارالعلوم کے محلہ میں ٹیوب ویل لگانے کے متعلق مقامی معلومات بہم پہنچائیں باقی رہا کہ کون سا پمپ مناسب رہے گا۔ اس کے متعلق میں خود غور کر لوں گا۔ وہ مجھے صرف یہ بتائیں کہ ان محلوں میں کس جگہ پر پمپ لگ سکتا ہے۔

خالی پمپ تو کافی نہیں پمپ نے نیچے سے پانی کو اٹھانا ہے۔ پانی جہاں ہوگا وہاں سے اٹھائے گا جہاں نہیں ہوگا وہاں سے نہیں اٹھائے گا۔ اسی طرح الف محلہ میں

میں چاہتا ہوں

کہ اگر محلے والے ہمت کریں تو ہم جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے دو جگہ پمپ لگا سکتے ہیں یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں۔ پھر فروری میں انشاء اللہ وہاں درخت بڑی کثرت سے لگا کر اس کی شکل بدل دیں گے۔

سردست جہاں تک ابلے ہوئے پانی کا تعلق ہے یہ تو کسی تنظیم کا کام نہیں ہے یہ تو ہر فرد کا کام ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اے میرے بھائی یا بہن تو پانی ابال کر پی۔ اس شکل میں جس میں پانی ہوتا ہے یا اس شکل میں جس طرح میں پیتا ہوں۔ یعنی سبز چائے کی دو چار پتیاں بیچ میں ڈال دیں جس سے پانی کا مزہ بدل جاتا پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے وہ سبز چائے کے ساتھ ایک دو الائچیاں بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اصل چیز اُبلا ہوا پانی ہے۔ بالکل ہلکی سی پتی ڈال دینے سے ہلکا سا انگوری یا موتیا سا رنگ آ جاتا ہے۔ (سبز پتی کے بھی مختلف رنگ ہوتے ہیں) بہرحال ہلکا سا شیڈ آ جانا چاہیئے اور اس سے پانی کا بک بکا پن دور ہو جاتا ہے بعض لوگوں کو اس میں شاید کسیلا پن لگے۔ کوئی بات نہیں دُنیا بُری عادتیں پیدا کر لیتی ہے۔ تو آپ نیک عادتیں کیوں پیدا نہ کریں۔ ہر صفائی کی عادت نیک عادت ہے۔ خواہ وہ آپ کی جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے ہو۔ یا اس کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو قائم رکھنے کے لئے ہو بہرحال اس عادت کو پیدا کریں اور اس طرح اُبلا ہوا پانی پینے سے ربوہ کی بہت ساری بیماریاں دُور ہو جائیں گی مثلاً گردے کی بعض بیماریوں کے کیڑے ربوہ کے پانی میں پائے جاتے ہیں یہ تو پانی کے ٹیسٹ میں پائے گئے ہیں۔ بعض کیڑے ایسے ہیں جو جگر کے اوپر حملہ کرتے ہیں یعنی بالواسطہ جگر کو متاثر کرتے ہیں۔ بہرحال معدہ اور انتڑیاں ٹھیک ہوں کھانا ہضم ہو رہا ہو اور آپ ورزش کر رہے ہوں تو آپ کی صحت ٹھیک رہے گی۔ بہرحال

صحت اچھی ہونی چاہیئے

کیونکہ ذمہ داری بڑی ہے اور آپ کو مشغول بھی رکھنا چاہیئے تاکہ شیطان کسی دروازے سے آپ کے خیالات کو پراگندہ نہ کرے۔ اس کے متعلق بعد میں انشاء اللہ کسی وقت باتیں ہوں گی۔ اس وقت تو الف محلہ اور دارالعلوم محلے زیادہ توجہ طلب ہیں۔ کیونکہ یہیں زیادہ تر ایسے مریض تھے۔ جن کا علاج نہیں ہو سکا۔ اگر دوسرے محلوں میں ہیں تو ان کا بھی پتہ لگنا چاہیئے۔ ان دونوں محلوں میں پانی کا انتظام درست نہیں ہے۔ پانی کا انتظام درست ہونا چاہیئے اگر یہ کام جلد ہو جائے تو کوشش ہونی چاہیئے کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے چھڑکاؤ کا انتظام ہو جائے تاکہ اس وقت جو دھول اڑ رہی ہے کم از کم اس سے تو لوگ بچ جائیں، پھر درخت ہو جائیں گے۔ گھاس ہو جائے گی۔ "بھل" گھاس کے لئے

میں نے تجربہ کیا ہے

اس کے لئے اچھی مٹی باہر سے یعنی دریا کی بھل لانے کی ضرورت نہیں۔ شور مٹی میں بھی بڑا اچھا ہو جاتا ہے۔ میں نے اس کا خود اس نیت سے تجربہ کیا تھا کہ ربوہ میں میرے بھائیوں کو اس سے فائدہ بھی پہنچ سکتا ہے۔ بہت سارے پیسے بھی ضائع ہونے سے بچائے جا سکتے ہیں پس ہمارے یہ دو محلے ایسے ہیں جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ دوسرے محلوں میں بھی اگر کوئی ایسا مریض ہے جس کا علاج نہیں ہو سکتا تو ہمیں اس کا پتہ لگنا چاہیئے

یہ مہینہ عام دعاؤں کے علاوہ خصوصی دعائیں کرنے کا مہینہ ہے۔ ایک خاص دعا ہوتی ہے اور ایک عام دعا ہوتی ہے مثلاً عام دعائیں تو میں ہر نماز میں کرتا ہوں مثلاً جماعت کی پریشانیوں کی دوری کے لئے، بیماروں کی صحت کے لئے، تنگ دست دوستوں کی فراخی رزق کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں۔ لیکن ان عام دعاؤں کے علاوہ بعض مواقع پر خاص دعائیں بھی کرنی پڑتی ہیں دسمبر کا مہینہ آج سے شروع ہو رہا ہے اس میں جلسہ سالانہ کے لئے خاص دعائیں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ دُنیا کے عام جلسوں کی طرح نہیں ہے بلکہ یہ اس عظیم جدوجہد کا ایک ضروری حصہ ہے جو آج غلبۂ اسلام کے لئے جاری ہے یعنی تکمیل اشاعتِ ہدایت بذریعہ ان عاجز بندوں کے۔ پس

ہمارا سالانہ جلسہ

تربیت کے لئے اجتماعی بندھنوں کو مضبوط کرنے کے لئے بڑی مفید چیز ہے اس کی بڑی اہمیت ہے یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کسی نہ کسی کو ہزار پریشانیاں، دکھ اور تکلیفیں پہنچ سکتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے فضل سے ہمیں عام طور پر تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے مخلصین جماعت کے اپنی آنکھوں سے ایسے نظارے دیکھے ہیں کہ دنیا کی کوئی عقل اسے تسلیم نہیں کرے گی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے بچوں کے پیار سے زیادہ ربوہ کے پیار کا مشاہدہ کیا ہے۔

میں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ ایک دفعہ ایک سپیشل ٹرین آرہی تھی اس کے استقبال کا انتظام دیکھنے کے لئے میں سٹیشن پر گیا تو میں نے دیکھا۔ ہماری ایک دیہاتی بہن جس کی گود میں دو تین ماہ کا بچہ تھا جب گاڑی سٹیشن پر آئی اور اس کا خاوند دروازے کے پاس سامان وغیرہ اتارنے گیا تو اس نے ربوہ پہنچنے کی خوشی میں اپنے بچے کو خاوند کی طرف یوں پھینکا جیسے اپنے بچے کی محبت کو وہ بھول گئی ہو۔ ربوہ کی اینٹوں اور یہاں کی زمین اور پتھریلی اور گنجی پہاڑیوں سے تو ہمیں پیار نہیں ربوہ سے ہمیں (یہاں کے بسنے والوں کو اور باہر سے آنے والوں کو) اس لئے پیار ہے کہ یہ

ایک عظیم الٰہی جماعت کا مرکز

ہے جس کے سپرد ایک عظیم کام ہے اور عظیم دونوں لحاظ سے ہے یعنی اپنے کام کے لحاظ سے بھی اور مخالفتوں کے لحاظ سے بھی۔ مخالف اسلام کی ہر طرف سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اگر اس کے ہاتھ میں ہمارا کوئی بال آتا ہے تو وہ پکڑے کوئی ہماری چادر کا پلو پکڑ لے، کوئی ہمارے پاؤں کا ناخن پکڑ لے غرض وہ کسی نہ کسی طرح ہماری حرکت میں کمزوری پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ چاروں طرف سے ہمارے خلاف عجیب و غریب جھوٹ بولے جاتے ہیں۔ افتراء کئے جاتے ہیں مگر تم ان کی طرف نہ دیکھا کرو۔ آج کل بھی اخبارات نو جو منہ میں آتا ہے لکھ جاتے ہیں۔ ہمارے سپرد ایک کام ہے ہماری توجہ اس طرف ہونی چاہیئے اگر توجہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی طرف ہو تو یہ ایک بڑا زبردست ذریعہ ہے۔ دکھوں سے محفوظ رہنے کا۔ دراصل احساس درد قیام توجہ پر منحصر ہے۔ اگر اس طرف توجہ نہیں ہوگی تو درد نہیں ہوگا۔ پس اگر کوئی آدمی پوری طرح خدا کی توجہ میں محو ہو جائے تو اس کی آپ لاٹ کاٹ لیں تو اسے درد نہیں ہوگا۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک جنگ میں جس صحابیؓ کا بازو کٹ گیا تھا۔ اور تھوڑا سا رہ گیا تھا اس کے باوجود اس نے لڑائی جاری رکھی تھی۔ مگر ہمیں ایک تھوڑا سا کانٹا چبھ جائے تو درد ہوتا ہے اور بعض دفعہ چلانے لگ جاتے ہو۔ مگر اس صحابیؓ کی اپنے پیارے رب کی طرف اور اپنے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اتنی توجہ تھی کہ اس کو درد کا کوئی احساس نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے کہا یہ بازو کیوں میرے ساتھ لٹکا ہوا ہے ذرا سا گوشت ساتھ رہ گیا تھا۔ چنانچہ اس پر ایک پاؤں رکھا اور جھٹکا دے کر اسے الگ کر کے پھینک دیا اگر وہ کسی ڈاکٹر کے پاس جاتا تو وہ کہتا اس پر گہری بے ہوشی طاری کرنے کے بعد اس کا علاج کریں گے۔ پس ہماری توجہ اپنے رب کی طرف اور اپنے پیارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قائم رہنی چاہیئے ہماری راہ کے کانٹے کیا ہیں کچھ بھی نہیں ہیں۔

پس

ربوہ اس وقت ایک مرکزی نقطہ ہے

اس عالمگیر مہم کا جس کے ذریعہ اسلام نے ساری دنیا پر غالب آنا ہے۔ اس لئے یہاں تربیت کے لئے، آپس میں ملنے کے لئے، ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر جو فضل نازل کر رہا ہے ان کے متعلق باتوں کو سننے کے لئے اور خلیفۂ وقت کے ساتھ پختہ تعلق کا اظہار کرنے کے لئے کثرت سے آنا چاہیئے ویسے تو ہر مومن امام وقت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ مگر دوست یہاں آکر مل کر اور دیکھ کر ہی پیار کے تعلق کا اظہار کر لیتے ہیں کیونکہ سارے دوست تو مصافحہ نہیں کر سکتے۔ نہ اتنا وقت ہوتا ہے اور نہ انسان کو اتنی طاقت دی گئی ہے کہ وہ ایک دن میں ۶۰ ہزار دوستوں سے مصافحے کر لے اس کیلئے وقت بھی چاہیئے، طاقت بھی چاہیئے اور پھر اس غرض کے لئے دوستوں کو ایک لمبا عرصہ کھڑے رہنے کی ضرورت بھی ہے وغیرہ۔ بہرحال دوست دیکھ لیتے ہیں آنکھوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھ لیتے اور پیار دیتے ہیں۔ آخر آنکھ بھی تو ایک دوسرے کو پیار دینے اور دعا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایسے وقت تو جس طرح ایک پہاڑی چشمے سے پانی ابل ابل کر باہر نکل رہا ہوتا ہے اسی طرح ہمارے دوست جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو ہر احمدی کا دوسرے کے لئے اور جماعت کے امام کے لئے اور امام کا جماعت کے لئے پیار اور اخوت کے جذبات پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہے ہوتے ہیں پس جماعت کے اس سالانہ اجتماع کے لئے ان دنوں خصوصاً بڑی

دعاؤں کی ضرورت

ہے جس غرض کے لئے یہ جلسہ قائم ہوا ہے ساری جماعت اس غرض کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جو برکتیں وابستہ کی ہیں ان برکتوں کو حاصل کرے۔ اور وہ فضل اس کو ملے اور وہ پیار اس کو ملے جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ توجہ سے باتوں کو سنیں اور اثر قبول کریں۔ اپنی عادتیں چھوڑنی پڑیں تو چند دن کے لئے احباب کو دکھ کر اور تعزیروں کو سن کر چھوڑ دیں۔ صبر کی عادت ڈالیں ابھی پچھلے افریقہ کے ایک ملک میں بعض متعصب عیسائی کیتھولکس کی سازش کے نتیجہ میں ہمارے بعض کلینک بند ہو گئے تھے۔ وہاں سے دوستوں نے مجھے گھبراہٹ کے خطوط لکھے۔ بہرحال اصل ذمہ داری تو امام کی ہوتی ہے۔ دوست تو طبعاً گھبرا جاتے ہیں کہ دو تین مہینے ہو گئے ہیں کلینک بند پڑے ہیں۔ ڈاکٹروں کو تنخواہ دے رہے ہیں اور نرسز کو تنخواہ دے رہے ہیں۔ حکومت کہتی ہے آج فیصلہ کریں گے، کل فیصلہ کریں گے میں نے کہا آرام سے بیٹھیں۔ ایک دوست تو بہت زیادہ تیز تھے ان سے میں نے کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی جو تعبیر کی تھی وہ تم پڑھ لو۔ چنانچہ ان کا مجھے خط آیا کہ میں امیر صاحب سے پوچھوں گا کہ وہ کیا تعبیر تھی اس خواب کی تعبیر یہ تھی کہ سات سال کماؤ گے اور سات سال کھاؤ گے میں نے کہا تم سمجھو کہ یہ وہ زمانہ ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت میں اس قوم پر آیا تھا کہ پہلے کمائے ہوئے سے کھانا پڑا تھا۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے مال میں برکت دی اور خدا تعالیٰ نے جو دیا ہم اسے بیٹھ کر آرام سے کھائیں گے ان کی مخالفتوں کے منہ بند ہیں

ہمارا کام صبر دکھانا ہے

وہ سمجھتے کہ دو مہینے نکمے بیٹھیں گے چار مہینے نکمے بیٹھیں گے جب تنخواہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتے دیتے تنگ آجائیں گے تو کہیں گے کسی اور ملک میں چلے جاتے ہیں۔ میں نے کہا آرام سے بیٹھے رہو۔ کتنی دیر تک وہ ہمیں ستاتے رہیں گے بالآخر کار ہمارا صبر پھل لایا۔ چند دن ہوئے خط آیا ہے کہ حکومت نے نو مہینے کے بعد کلینک کھولنے کی اجازت دے دی ہے چنانچہ میرا یہ عزم تھا کہ سوائے اس کے کہ حکومت ان کو عملاً اپنے ملک سے باہر نکال دے ڈاکٹر کو وہاں سے نہیں بلائیں گے کیونکہ جب ملک چھوڑنے کا حکم مل جائے تو پھر تو کوئی شخص اس ملک میں رہ نہیں سکتا۔ میں نے دوسرے ملکوں کو اطلاع بھی دے دی تھی۔ لیکن میں نے کہا اس سے ورے ورے سال دو سال تین سال تک بیٹھے رہو۔ اس سے مخالفین کو پتہ لگ جائے گا کہ تم میں کتنی سکت ہے۔ وہ مقابلہ کر کے دیکھ لیں گے کہ کسی چیز میں بھی اور کسی میدان میں بھی شکست کھانے کے لئے احمدی پیدا نہیں ہوا۔ چنانچہ نو مہینے کے بعد اجازت دے دی۔ اس سے ہمیں کیا فرق پڑا لیکن ان کو یہ پتہ لگ گیا کہ اسلام کے ساتھ کوئی آسان مقابلہ نہیں ہے۔ بہرحال

عیسائیوں کی سازش ناکام ہوگئی

اور ان کو سمجھ آگئی۔ انہوں نے ہمارے کلینک کے متعلق عجیب اعتراض کر دیئے تھے۔ ایک یہ اعتراض تھا کہ لکڑی کی میز پر ڈاکٹر کیوں اپریشن کرتا ہے اس کے لئے باقاعدہ اپریشن ٹیبل ہونی چاہیئے۔ بندۂ خدا! اگر ڈاکٹر کے پاس اپنڈے سائٹس کا ایک مریض درد سے تڑپتا ہوا آئے تو کیا ڈاکٹر اس کو یہ کہے گا کہ جب تک ولایت سے میری ٹیبل نہ آجائے اس وقت تک انتظار کرو۔ اس وقت تو زمین کے اوپر لٹا کر بھی اپریشن کر دینا چاہیئے کیونکہ اس کی تکلیف کو دور کرنا دراصل اس کی جان کی حفاظت کرنا ہے

پھر یہ مطالبہ بھی کر دیا کہ اگر تم نے اِن ڈور مریض رکھنے ہیں تو اگر ۲۰ مریضوں کی گنجائش ہے یا بیس چارپائیاں ہیں تو بیس نرسیں رکھو۔ خواہ کسی وقت وہاں بارہ مریض ہی کیوں نہ ہوں۔ حالانکہ یہ معیار تو امریکہ میں بھی نہیں ہے۔ چنانچہ کہدیا کہ فی مریض ایک نرس رکھو تب تمہیں اجازت دیں گے مگر انہوں نے یہ اعتراض کرتے ہوئے یہ نہ سوچا کہ ان کے اپنے بڑے بڑے ہسپتالوں میں تو ایک وقت میں تین تین چار چار نرسیں ہی کام کر رہی ہوتی ہیں اور ہم سے یہ مطالبہ کر رہے ہو کہ فی مریض ایک نرس رکھو۔ لیکن میں نے اپنے دوستوں سے کہا ٹھیک ہے ان سے جنگ ہے۔ چلنے دو۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ ہم نے جس سہارے کو پکڑا اور جس سہارے پر ہمارا توکل ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے ہم تو ایک ادنیٰ خادم ہیں۔ ہم تو خدا کے بڑے نکمے مزدور ہیں۔ وہ پہلے بھی فضل فرماتا اور ہم نالائقوں سے کام لیتا رہا ہے اب بھی فضل فرمائے گا۔

تاہم اپنی طرف سے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ روحانی ہتھیاروں سے

ساری دنیا کا مقابلہ

کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ دوست اس بات کو کبھی نہ بھولا کریں کہ ہمارے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہے یعنی ساری دنیا میں غلبۂ اسلام۔ اس مقصد کے حصول میں ساری توجہ مرکوز رکھنی چاہیئے اور ذرا ذرا سی بات پر آپس میں نہیں الجھنا چاہیئے کیونکہ میدان جنگ میں تو ہر قسم کے الجھاؤ ہر قسم کی پریشانیوں کے باوجود بھی جذبۂ اخوت قائم رہتا ہے۔

کشمیر کے محاذ پر سیز فائر کے بعد ایک دفعہ ہمارے ساتھ کچھ صحافی بھی گئے۔ ایک صحافی نے اِدھر اُدھر دیکھا پاس ہی ایک رنگرول کمپنی کی مشین گن یونٹ تھی۔ اس کا فرقان بٹالین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس صحافی کو شرارت سوجھی اس نے یونٹ کے ایک آدمی سے پوچھا۔ یہاں احمدی غیر احمدی کا سوال تو نہیں اُٹھتا۔ لاہور کے اس صحافی کا یہ کہنا تھا کہ وہ تو لال پیلا ہو گیا۔ اور کہنے لگا ہم سارے یہاں جانیں دینے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور تم اس قسم کی لغو باتیں کر رہے ہو حالانکہ اس وقت سیز فائر ہو چکا تھا اور جان کا زیادہ خطرہ بھی نہیں تھا لیکن بہرحال محاذ جنگ تھا تاہم بڑا معمولی محاذ تھا۔ کیونکہ سیز فائر کے بعد محاذ کی شدت تو بہت کم ہو جاتی ہے۔ جنگ تو ہو ہی نہیں رہی ہوتی۔ اس وقت انسان کے خیالات ان چیزوں میں نہیں الجھتے۔ تو وہ شخص جو گھمسان کی جنگ میں مشغول ہوتا ہے وہ کس طرح اِدھر اُدھر دیکھ سکتا ہے ہم بھی چونکہ اس وقت اپنے آپ کو گھمسان کی جنگ میں پاتے ہیں ویسے ہماری تلواروں بندوقوں یا ایٹم کی جنگ تو نہیں ہے دلائل کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ ہم خدا اور اس کے رسول صلعم کے دشمن کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس لئے اس گھمسان کی جنگ میں ہم اِدھر اُدھر کیسے دیکھ سکتے ہیں

بہرحال

قرآن کریم کے دلائل کے ذریعہ

روحانی جنگ کی تیاری کے لئے، تربیت حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نشانات کو سننے کے لئے اور اس کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کے لئے ہم سب جلسہ سالانہ پر جمع ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو (اہل ربوہ کو بھی اور باہر سے آنے والے بھائیوں کو بھی) ہر قسم کے دکھ اور پریشانی اور فتنہ سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی برکتوں رحمتوں اور فضلوں کا وارث بننے کے سامان عطا فرمائے۔

آج یکم دسمبر ہے۔ یہ مہینہ چونکہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے

خصوصی دعاؤں کا مہینہ

ہے اس لئے میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ دوست خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کی جملہ ذمہ داریوں کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جملہ برکات کا مستحق ٹھہرائے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین رجسٹرڈ نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم ہر دوا فروش سے خریدیں قیمت ۱/ **حمیدیہ دواخانہ** عبداللہ پور لائلپور

خارش توڑ مرہم
خارش ہر قسم
دھدر ۔ چنبل ۔ اگزیما
جلدی امراض کا کامیاب علاج
قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ
دواخانہ ھاشمون رجسٹرڈ ربوہ

زد جام عشق
طاقت کی مشہور دوا
مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس ۲۰ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

اعلان داخلہ
حکومت پاکستان نے اردو کو دفتری
زبان بنانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے
اردو شارٹ ہینڈ جاننے والوں کی
مانگ بڑھ گئی ہے آپ بھی سیکھ کر اپنا
مستقبل شاندار بنائیں اردو انگلش شارٹ ہینڈ ٹائپنگ کا کورس
سیکرٹری ایس ... کالج ... کمرشل بلڈنگ ... لاہور

بواسیر
خونی و بادی کے مایوس و پریشان مریض
کامیاب فوری اور مکمل علاج کے لئے ہمارا مجربہ
نیو پائلز کیور ... جو گولیوں اور چار کیپسول پر
مشتمل ہے استعمال کریں اس سے درد جلن خارش قبض
اخراج خون اور دیگر تمام تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔
قیمت فی کورس ۱۰/- ڈاک سے ۱۱/۵۰
شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال
رحمت بازار ... مارکیٹ ۔ ...

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس بیس روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

ایک قدم اور آگے
شہزین
مرض اٹھرا کے لئے مفید اور
موثر ترین کامیاب دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
... محمد خان ۔ ربوہ ۔ گوجرانوالہ

مرغیاں، چوزے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
چوزوں کے ریٹ
ایک روزہ میٹھیال پالنے تک ۳۰۰/- روپے سینکڑہ
پانچ صد سے ایک ہزار تک ۲۷۵/- ″ ″
ایک ہزار سے زائد ۲۰۰/- ″ ″
ایک روزہ مکس چوزے ۱۵۰/- ″ ″
ایک روزہ مرغ چوزے ۵۰/- ″ ″

اکسیر اٹھارہ
جناب چوہدری اعجاز احمد صاحب ڈرائیور
چک ... شمالی سرگودھا اکسیر اٹھارہ کے
متعلق تحریر فرماتے ہیں:
"جن پالتو جانور دل پر لگے
آزمایا گیا ان کی جان معجزانہ
طور پر بچ گئی"۔ قیمت فی پیکٹ ۱/-
درجن یا زیادہ پر ... ۳ درجن یا زیادہ
پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی ڈاکٹر ... ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶ ۔ ۶۰۷

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ
کے متعلق
حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک
"رسالہ الفرقان بفضل اللہ تعالیٰ مفید رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ
اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین
چھپتے ہیں اور قرآن کریم کی ... طریق پر بحث کی جاتی ہے ... اچھے
کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہئے بلکہ اپنی طرف
سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کے نام
بھی جاری کرانا چاہئے۔ سالانہ چندہ ۷/-
(دینی)

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

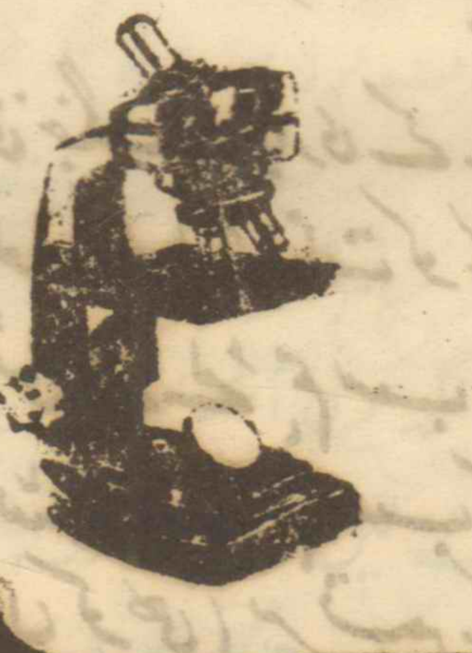
ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹرز سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں پر سفر کریں

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
آرام دہ تیز رفتار اور وقت کی پابند بسوں پر
سفر کیجئے

اخبار احمدیہ
بقیہ صفحہ اول

اس تعارف کے بعد فاضل مقالہ نگار نے اپنا پُر جوش اور پُر مغز مقالہ پیش فرمایا جس میں آپ نے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی فرشتہ خصلت متوکلانہ زندگی کے ایمان افروز حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح قبول احمدیت نے آپ کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا اور آپ نے اپنی تمام صلاحیتوں کو دین کی خدمت اور دکھی انسانیت کی بے لوث ہمدردی کے لئے وقف کر ڈالا اور آپ کی پوری زندگی سوز و ساز سے پر دو اور ایثار و جان سپاری کے لطیف جذبات و اعمال سے معمور رہی۔ مقالہ نگار چونکہ ایک صاحب طرز ادیب بھی ہیں اس لئے مقالہ ادبی لحاظ سے بھی ایک خاص رنگ کا حامل تھا۔ جناب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت سیٹھ صاحبؓ کی زہد و اتقاء اور خدمت دین ذاتی غیر معمولی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں کو خدمت دین کے لئے وقف کر کے ایک ایسا نمونہ قائم کیا ہے جو ہم سب کے لئے قابل تقلید ہے۔ بالآخر مہتمم تعلیم مکرم لطیف احمد صاحب طاہر نے شکریہ ادا کیا جس کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

بیاض نور الدین
یہ کتاب حکیم نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر
کی تصنیف ہے۔ آخر میں آپ کے معمولات بھی
درج ہیں اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری
ہے صفحات ... کاغذ سفید چکنا ... فضل الرحمن
صاحب قیمت ... جلد سنہری ۱۳ روپے ... ڈاک خرچ
ملنے کا پتہ:
شوکت بکڈپو شعفہ لرچوک گجرات

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی، صحت
وصفائی اور بیماریوں کے علاج
کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے بہت مفید
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور
اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے
لئے دیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲ روپے
مینیجنگ ڈائریکٹر

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

جناب ناظر علی صاحب چپ ... ہم آرزو رکھتے ہیں ... بواسیر کی دوائی **پائلز کیور** کے چار کیپسول دے گیا تھا صرف تین کیپسول کے استعمال سے ہی
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس بارہ سال پرانی بواسیر کا نام و نشان تک نہ رہا" قیمت مکمل کورس دس روپے بذریعہ ڈاک ۱۱/۷۰
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ۔ کراچی ۔ ربوہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ۔ ۶۰۷